13633 ـ ضرورت کی بنا پر جسم کے کچھ حصہ کی تصویر بنانے کا جواز

سوال

تصویر کا حکم کیا ہے ؟
اور کیا کیمرہ کی فوٹو اور مجسمہ سازی میں فرق ہے، اور کیا انسان کے پورے جسم کی تصویر یا جسم کے کسی حصہ مثلا چہرہ یا سینہ وغیرہ کی تصویر میں فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

یہ کسی پر مخفی نہیں کہ تصویر اور فوٹو جاہلت کے قابل مذمت اعمال میں شامل ہوتا ہے، جس کی شریعت اسلامیہ نے مخالفت کی ہے، اولا صریح احادیث میں تواتر کے ساتھ اس کی ممانعت آئی ہے، اور ایسا کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے، اور اسے جہنم میں شدید قسم کے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی درج ذیل حدیث میں ہے:

" ہر مصور کے لیے جہنم میں ہر تصویر کے بدلے ایك جان اور نفس بنایا جائیگا جس سے اسے جہنم میں عذاب دیا جائیگا "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

اور ساری ذی روح مخلوق کو شامل ہے، جس میں آدمی وغیرہ سب شامل ہوتے ہیں، اور مجسدہ اور غیر مجسدہ یعنی جسم اور غیر جسم والی تصویر میں کوئی فرق نہیں، چاہے وہ کسی آلہ کے ساتھ اتاری گئی ہو یا پھر رنگ اور نقش و نگار وغیرہ کے ساتھ بنائی گئی ہو یہ سب احادیث کے عموم میں شامل ہے.

اور جس کسی کا گمان یہ ہے کہ کیمرہ سے بنائی گئی فوٹو ممانعت کے عموم میں شامل نہیں، بلکہ ممانعت جسم والی یعمی مجسمہ یا پھر جس کا سایہ ہو اس کے ساتھ مخصوص ہے، تو اس کا یہ گمان باطل ہے، کیونکہ اس سلسلہ میں احادیث عام ہیں، اور تصویر میں فرق نہیں کیا گیا.

اور پھر علماء کرام نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ کیمرہ وغیرہ کے ساتھ بنائی گئی تصویر کو بھی ممانعت عام ہے، مثلا امام نووی اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے اس کی صراحت کی ہے.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی کے پردے کے قصہ والی حدیث اس سلسلہ میں بالکل صریح ہے، اور اس حدیث سے وجہ الدلالت یہ ہے کہ: اس پردہ میں جو تصاویر تھیں وہ مجسمہ نہیں تھیں، بلکہ وہ تو کپڑے میں صرف نقوش تھے، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اللہ تعالی کی مخلوق پیدا کرنے کے مقابلہ کرنےمیں شمار کیا.

لیکن اگر تصویر پوری نہ ہو، مثلا چہرے اور سر کی تصویر یا سینہ وغیرہ کی تصویر، اور تصویر سے وہ چیز زائل کر دی گئی ہے جس کے ساتھ زندگی باقی نہیں رہتی، تو اکثر فقہاء کی کلام کے مطابق اس کی اجازت ہے، اور خاص کر جب اس طرح کی تصویر کی اجازت ہو، یعنی جسم کے بعض حصہ کی تصویر.

بہر حال بندے کو اللہ تعالی کا ہر حال میں حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کردہ امور سے اجتناب کرتے رہنا چاہیے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا) الطلاق (2 ـ 3). .